عیدالفطر کے بہت ہی اہم وضروری مسائل پر مشتمل مختصر رسالہ

عید الفطر

کے فضائل و مسائل

تحریر

مولانا احمد علی مردانی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر

اسلامی ادبی ٹولنہ

مردان

عیدالفطر کے بہت ہی اہم وضروری مسائل پر مشتمل مختصر رسالہ

عیدالفطر
کے فضائل ومسائل

تحریر

مولانا احمد علی مردانی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر

اسلامی ادبی ٹولنہ مردان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔امابعد ....

اسلام میں دو مذھبی تھواروں کا آغاز کیسے ھوا؟

دُنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں اور جتنے بھی اقوام ہیں ہر ایک قوم قبیلہ کا ایک مذہبی تہوار ہوا کرتا ہے مثلاً ہندوؤں کا مذہبی تہوار دیوالی کے نام سے جانا جاتا ہے، سکھوں کا مذہبی تہوار بیسا کی کے نام سے جاتا ہے، یہودیوں کا مذہبی تہوار بھی اپنا ایک الگ نام رکھتا ہے، عیسائیوں کا بھی اپنا ایک مذہبی تہوار ہے بلکہ اسی طرح مسلمانانِ عالم کے بھی دو مواقع ایسے ہیں جن مواقع پر تمام افراد خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ خوشی کے لمحات میں شریک ہوتے ہیں۔اور یہ دو مواقع اہل اسلام کو کیسے عطا ہوئے خود حدیثِ مبارکہ میں اس کی توضیح موجود ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے اور اُن (اہل مدینہ) کے لیے دو دن تھے (جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے) پس آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ دو کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: زمانہ جاہلیت میں اس میں کھیلا کرتے تھے۔(یعنی یہ دو دن زمانہ جاہلیت میں خوشی کے اظہار کے دن تھے)۔پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو اللہ تعالٰی نے اُن دونوں (دنوں) کے بدلے میں اُن (دو دنوں) سے اچھے دو دن عطا فرمائے ہیں: بقر عید کا دن اور عید (الفطر) کا دن ۔(ابوداؤد) اسی فرمان نبوی ﷺ کے ساتھ عالم اسلام میں ان دو مذہبی تہواروں کا آغاز ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ کا ہی فرمان ہے: انّ لکلّ قومٍ عیداً وّ ھٰذا عیدُنا (بخاری) ہر قوم کے لیے ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔(متفق علیہ)

عید الفطر انعام واکرام کا دن

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستے کے دروازوں پر بیٹھ

جاتے ہیں۔پس منادی (پکارنے والا) پکارتا ہے کہ اے مسلمانوں کی جماعت! ربّ کریم کی طرف چلو جو احسان کرتا ہے بھلائی کے ساتھ، پھر اس پر بہت ثواب دیتا ہے۔(یعنی عبادت کی توفیق دینا بھی اللہ کا کام وخاص کرم ہے اور پھر اُس پر جزاء وبدلہ دینا احسان پر احسان پر ہے)اور تحقیق تم کو قیامِ لیل کا حکم دیا گیا، پس تم نے قیام کیا، اور تم کو روزے رکھنے کا حکم دیا گیا، پس تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردیگار کی اطاعت وفرمانبرداری کی، پس تم انعام حاصل کرو، پھر جب (وہ روزہ دار اور قیام اللیل کرنے والا) نماز پڑھ لیتا ہے تو ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے: آگاہ ہوجاؤ! بیشک تمہارے ربّ نے تم کو بخش دیا، پس لوٹو تم اپنے گھروں کی طرف کامیاب وکامران ہوکر لوٹ جاؤ، پس وہ یوم الجائزہ ہے اور اس دن کا نام آسمان میں یوم الجائزہ اور انعام کا دن رکھا جاتا ہے۔(عین جمع الفوائد عن الکبیر)اور امام بیہقیؒ نے نقل کیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جب ان کی عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے، پس ارشادفرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! کیا بدلہ ہے اُس شخص کا جس نے اپنے کام کو پورا کردیا ہو، وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردیگار! اُن کا بدلہ وجزاء یہ ہے کہ اُن کو پورا ثواب عطا کیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے اور بندیوں نے میرے فرض کو پورا کردیا جو اِن پر ہے، پھر نکلے فریاد کرتے ہوئے، قسم ہے میری عزت، جلال، کرم علوّ شان اور اپنے مرتبہ کے بلند ہونے کی، میں ضرور ان کی دُعا کی قبول کروں گا۔پھر اپنے بندوں سے (مخاطب ہوکر)فرماتا ہے کہ واپس چلے جاؤ (اس حالت وکیفیت کے ساتھ کہ)تم، تحقیق میں نے تم کو بخش دیا اور بدل دیا تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے، (رسول اللہ ﷺ نے)ارشادفرمایا: پس وہ (نماز کی ادائیگی کے بعد گھر کی طرف) بخشے ہوئے لوٹتے ہیں۔(بیہقی شعب الایمان)

ادائیگی نمازِ عید پر اجروثواب

قرآن مجید میں ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ☆ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ☆ب

بے شک اُس نے نجات پائی جس نے تزکیہ نفس کیا، اور اپنے پروردیگار کو یاد کیا پھر نماز ادا کی ۔اہل علم نے نقل کیا ہے کہ یہاں تزکیہ نفس سے مراد مسلمان کا خلوصِ نیت کے ساتھ روزہ رکھنا ہے ۔اور'' وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ '' سے مراد بندے کا بکثرت پروردیگارِ عالم کو یاد کرنا ہے ۔اور '' فَصَلّٰى '' میں مفسرین کے نزدیک نمازِ عید کی ادائیگی ہے ۔گویا نمازِ عید کی ادائیگی کی فضیلت قرآن کریم سے ثابت ہے ۔حدیثِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے: مَنْ صَلّٰى الْعِيْدَ اٰمِنَ مِنَ الْوَعِيْدِ ۔جس نے نمازِ عید ادا کی وہ وعید عذاب سے حفاظت میں چلا گیا ۔

عیدالفطر کے مسنون اعمال

پہلا مسنون عمل: **۔غسل کرنا**

غسل کرنا جہاں انسانی صحت کے لیے ضروری ہے اور انسانی بدن پر نجاساتِ ظاہری و باطنی کو دور کر دیتی ہے، اِن اُمور سے ہٹ کر اگر مخصوص ایام میں غسل کا اہتمام کیا جائے تو دیگر فوائد کے ساتھ اتباعِ سنت کی وجہ سے ثواب بھی ملے گا ۔ایسے مواقع جن دنوں میں حضور ﷺ سے غسل کرنا ثابت ہے ۔ایک خیال و اندازہ کے مطابق چار ہیں ۔تین کا ذکر درج ذیل روایت میں ہے :حضرت خالد بن سعد سے منقول ہے کہ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ یہی تھی کہ عیدالفطر، یوم النحر (عیدالاضحیٰ/قربانی والے دن)، اور یومِ عرفہ کو غسل فرمایا کرتے تھے ۔اور غسل جمعہ کا ذکر دیگر روایات میں موجود ہے ۔غسلِ عید الفطر سے متعلق فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے :

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْفِطْرِ اٰمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرْ ۔جس نے عیدالفطر والے دن غسل (سنت اور باعثِ ثواب سمجھ کر) کیا وہ قیامت کے دن کی گھبراہٹ و دہشت سے امن پائے گا ۔یعنی ایسا شخص روزِ محشر ہر طرح کی گھبراہٹ سے محفوظ و مامون ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسرا مسنون عمل:۔ **خوبصورت و عمدہ لباس پہننا**

اہل علم نے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ عید کے دن خوبصورت اور عمدہ لباس پہنا کرتے تھے۔آپ ﷺ کبھی کبھی سبز وسرخ دھاریدار چادر شریف اُوڑھتے تھے۔یہ چادر یمن کی ہوتی جسے بُرد یمانی نام سے جانا جاتا ہے۔

تیسرا مسنون عمل: **عید گاہ (بروزعید الفطر) جانے سے پہلے کجھور تناول فرمانا**

امام بخاریؒ اور امام طبرانیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ عیدالفطر والے دن عید گاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں تناول فرماتے تھے،اور اُن کی تعداد طاق ہوتی یعنی تین،پانچ،سات وغیرہ۔۔۔(یاد رہے عیدالاضحیٰ کا حکم عیدالفطر سے بالکل الگ وجدا ہے۔عیدالاضحیٰ کی نماز کی ادائیگی کے لیے بغیر کچھ کھائے پیئے نکلنا مسنون ہے،حضور ﷺ کی عادت مبارک عیدالاضحیٰ کے دن کی یہی تھی کہ جب تک نمازِ عید نہ پڑھ لیتے اور قربانی نہ کرلیتے اُس وقت کچھ بھی تناول نہ فرماتے،پھر اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ تناول فرماتے۔(ترمذی)

چوتھا مسنون عمل: **ادائیگی نمازِ عید سے پہلے مسواک کرنا**

احادیث میں مسواک کی (عام حالاتِ زندگی میں) بیشمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا سبب ہے رسول اللہ ﷺ اس کی بہت تاکید فرماتے اور اہمیت ظاہر کرتے چنانچہ اس کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے آپ ﷺ فرماتے ہیں:۔اگر مجھے اُمّت کے مشقت میں پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اُنھیں ہر نماز کے وقت مسوک کرنے کا حکم کرتا۔حضور ﷺ جب بھی گھر داخل ہوتے تو مسواک کرتے،دس چیزیں فطرت میں سے ہیں یعنی انبیاء علیھم

السلام کی سنت ہیں اُن میں سے ایک مسواک کرنا بھی ہے۔ایک دوسری روایت میں چار چیزیں مرسلین کی سنت میں شمار کی گئی ہیں اُن میں ایک مسواک بھی ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بیدار ہوتے خواہ دن میں یا رات میں تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے پاس جبرئیل علیہ السلام جب بھی آئے تو انہوں نے مسواک کرنے کی تاکید ضرور فرمائی۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے جو نماز مسواک کر کے پڑھی گئی وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر گنا (باعتبارِ ثواب وجزاء) بڑھی ہوتی ہے۔یہ وہ روایات ہیں جن میں مسواک کا دیگر مواقع پر مسنون ہونا ثابت ہوتا ہے،ان روایاتِ مذکورہ و دیگر کی بنیاد پر اہل علم لکھا ہے کہ مسواک جہاں دیگر مواقع پر مسنون ہے،یہاں اس موقع یعنی ادائیگی نمازِ عید الفطر یا عیدالاضحیٰ کے لیے بھی مسنون ہے۔

پانچواں مسنون عمل: **خوشبو لگانا**

عطر کے متعدد فوائد ہیں:۔اُن میں چند درج ذیل ہیں۔

☆نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔آپ ﷺ خوشبو پسند کرتے تھے۔جیسا کہ متعدد روایات کے اندر موجود ہے مثلاً نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک دُنیا کی پسندیدہ چیزوں میں ایک چیز خوشبو بھی ہے۔(سنن نسائی) ☆خوشبو لگانا صفائی ستھرائی میں سے ہے اور صفائی اختیار کرنے کی شریعت میں ترغیب دی گئی ہے۔☆خوشبو انسان کی صحت کی حفاظت اور طبیعت کی نفاست پر اثر انداز ہوتی ہے اور بہت ساری بیماریوں اور تکالیف سے بچنے کا سبب ہے۔ جیسا کہ ابن القیمؒ سے زادالمعاد کے اندر منقول ہے۔☆رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کو خوشبو استعمال کرنے کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ پسینہ وغیرہ کی بُو کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔☆بعض روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خوشبو لگانا انبیاء کرام علیھم

السلام کی عاداتِ مبارکہ میں سے ہے(ترمذی)ان روایات کو بنیاد بنا کر یہ کہنا کہ بالکل درست وصحیح ہے کہ عطر کا استعمال صرف عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن ہی مسنون نہیں بلکہ ہمہ وقت عطر کا استعمال مسنون ہے لیکن چند خاص مواقع پر عطر کا استعمال خصوصیت کے ساتھ منقول ہے ۔اُن میں ایک موقع عیدین کے دنوں کا ہے۔عیدالفطر کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان بالکل واضح ہے ۔حدیث مصطفی ﷺ ہے: مَنْ مَسَّ طیباً یومَ الفطر لم یمسّه النّار ۔جس نے عیدالفطر والے دن (ادائیگی سنت کی نیت سے) خوشبو لگائی اُس کو(جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔

چھٹا مسنون عمل: **عید گاہ میں نماز عید پڑھنا**

امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ کی عادت مبارکہ یہ یہی تھی کہ نمازِعید کی ادائیگی کے لیے عید گاہ (میدان)تشریف لے جاتے تھے ۔اس روایت سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ نمازِعید پڑھنے کے لیے میدان کا انتخاب کرنا بنسبت مسجد اولی وافضل ہے اس لیے کہ حضور ﷺ باوجود اس فضل وشرف کے جو آپ ﷺ کی مسجد کو حاصل ہے،نمازِعید کی ادائیگی کے لیے عید گاہ (میدان)تشریف لے جاتے تھے ۔لیکن اگر کوئی عذر لاحق ہو تو جائز ہے ۔

ساتواں مسنون عمل : **بکثرت تکبیرات پڑھنا**

عیدین کے مسنون اعمال میں سے ایک عمل بکثرت تکبیرات پڑھنا ہے۔عیدالاضحیٰ میں باآوازِ بلند اور عیدالفطر میں آہستہ آواز کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے ۔

آٹھواں مسنون عمل : **نماز عید الفطر کی ادائیگی میں تاخیر کرنا**

مسنون عمل یہی ہے کہ نمازِعیدالفطر ذرا تاخیر سے ادا کی جائے اور نمازِعیدالاضحیٰ ذرا جلدی ادا کی جائے ۔یہ طریقہ اور یہی عمل سیرتِ مصطفی ﷺ سے ثابت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نواں مسنون عمل: **صبح جلدی اُٹھنا**

عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں مسنون یہی ہے کہ صبح سویرے جلدی اُٹھ جائے اور نمازِ عید وغیرہ اُمور کی پُرسکون ہو کر تیاری کرے۔

دسواں مسنون عمل: **ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستے سے واپسی کرنا**

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کا ایک مسنون عمل یہ بھی ہے کہ نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے جس راستہ سے چلا جائے واپسی پر دوسرے راستہ سے گھر آنا مسنون ہے۔اہل علم نے نقل کیا ہے کہ اگر عید گاہ تک آنے جانے کے لیے ایک ہی راستہ ہو تو پھر یہ طریقہ اپنائے کہ جاتے وقت راستہ کے ایک طرف (کنارہ) سے چلا جائے اور واپسی کے لیے راستے کے دوسرے کنارے (طرف) کو اختیار کیا جائے۔

نمازِ عید کی ادائیگی کہاں ہو؟

مسنون تو یہی ہے کہ نمازِ عید کی ادائیگی ایک بڑے میدان میں ہو۔پس اگر کسی عذر (میدان کی عدمِ دستیابی، بارش وغیرہ) کی بناء پر مسجد میں نمازِ عید ادا کیا جا سکتا ہے۔امام بخاری اور امام مسلمؒ نے اپنی کتب صحیحین میں حضور ﷺ کی عادتِ کریمہ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نمازِ عید، عید گاہ (میدان) میں ادا فرماتے تھے۔

نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ

دل سے نمازِ عید پڑھنے کا رادہ (نیت) کرلے۔(اگر کوئی زبان سے نیت کے الفاظ کہنا چاہے تو یوں کہے کہ میں دو رکعت واجب چھ تکبیراتِ واجب سمیت اس امام کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضاء کے حصول کے لیے پڑھ رہا ہوں) پھر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہہ دیں۔اس کے بعد

ثناء پڑھ لے پھر ثناء کے بعد تین تکبیرات یعنی تین دفعہ اللہ اکبر اس انداز کے ساتھ کہے کہ ہر مرتبہ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھائے اور پھر لٹکائے رکھیں ۔تیسری تکبیر یعنی اللہ اکبر کے بعد ہاتھ باندھ لیں ۔پھر تعوذ یعنی اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ،تسمیہ یعنی بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ،فاتحہ یعنی الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ☆ الرحمٰن الرحیم ☆مٰلک یومِ الدین ☆ایّاك نعبد وایّاك نستعین☆اھدنا الصراط المستقیم☆صراط الّذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّآلّین ☆ پھر آمین پھر کوئی ایک سورت پڑھے اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کے ساتھ رکوع میں چلا جائے ۔اس کے بعد عام طریقہ کے ساتھ پہلی رکعت مکمل کرلے ۔دوسری رکعت میں حسبِ معمول تسمیہ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، فاتحہ الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ☆ الرحمٰن الرحیم ☆مٰلک یومِ الدین ☆ایّاك نعبد وایّاك نستعین ☆اھدنا الصراط المستقیم☆صراط الّذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّآلّین اور سورت پڑھ لے ہورت پڑھ لینے کے فوراً بعد تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھائے اور پھر بغیر باندھے لٹکائے رکھیں ۔جب تین تکبیرات پورے ہوں اور چوتھی مرتبہ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہی جائے تو عام دستور کے موافق رکوع میں چلے جائیں ۔اور پھر عام طریقہ کے موافق اپنی بقیہ نماز مکمل کرلیں ۔یاد رہے کہ نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے زبان سے نیت کے الفاظ کہنے ضروری نہیں ۔صرف دل سے ارادہ کر لینے سے نیت ہو جاتا ہے۔

قابلِ توجہ ۔۔۔حقیقی عید کس کی ۔۔۔؟

تکمیل رمضان کے ساتھ عید الفطر کی ابتداء کی جاتی ہے۔

☆شریعتِ مطہرہ کی رُو سے حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں ماہِ رمضاالمبارک کو قیمتی بنا کر اُن میں اعمالِ خیر کئے ہوتے ہیں۔

☆حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھے ہوتے ہیں۔

☆حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے ماہِ رمضان المبارک میں پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کی ہوتی ہے۔

☆حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے ماہِ رمضان المبارک میں تلاوتِ قران کریم کا اہتمام کیا ہوتا ہے۔

☆حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے ماہِ رمضان المبارک میں سخاوت کی حدیں پار کی ہوئی ہوتی ہیں۔

☆حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے ماہِ رمضان المبارک میں قطعِ رحمی سے احتراز کرتے ہوئے صلہ رحمی کو اپنایا ہوتا ہے۔

☆حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے اعمالِ شر کو چھوڑ کر اعمالِ خیر کو اپنایا اور اسی کیفیت میں اُن کا ماہِ رمضان گزرا۔

☆حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے ماہِ رمضان المبارک کے تمام حقوق کا خیال رکھا۔

☆حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں ماہِ رمضان المبارک میں قیام اللیل (تراویح وتہجد) کا اہتمام کیا ہوا ہوتا ہے۔

☆ماہِ رمضان المبارک کی تکمیل کے ساتھ حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے اپنوں اور غیروں کے حقوق کا خیال رکھا۔

☆ماہِ رمضان المبارک کی تکمیل کے ساتھ حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو صدقاتِ نافلہ

وواجبہ کا اہتمام کرتے رہے۔

☆ماہِ رمضان المبارک کی تکمیل کے ساتھ حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے اپنی زبان اوردیگر اعضاءِ بدن کومعاصی سے دُور رکھا۔

☆ماہِ رمضان المبارک کی تکمیل کے ساتھ حقیقی عید اُن لوگوں کی ہوتی ہے جن کا ماہ رمضان المبارک اذکارِ مسنونہ کے ساتھ گزرا ہوا ہو۔

عیدین کے تقاضے

عیدالفطر کا پہلا تقاضہ تمام مسلمانوں سے یہی ہے کہ اس خوشی والے دن کو معاصی سے بدبودار نہ بنایا جائے ۔ہر اِک مسلمان پر لازم ہے کہ عید والے دن معاصی سے مکمل اجتناب کرے ۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ عیدالفطر کا اکرام (قدر) کرواور (اُس دن اپنے آپ کو) معاصی (ہر قسم کی گناہوں سے خودکو) اور ضرر (دوسروں کو تکلیف پہنچانے) سے بچو۔

اہل علم نے اکرام کی توضیح میں لکھا ہے کہ عیدالفطر کے اکرام کرنے سے مراد یہ ہے کہ اُس دن غسلِ مسنون کا اہتمام کیا جائے ،ناخن تراشنے کا اہتمام ہو،موچھیں کٹوانے اور بغل وغیرہ بالوں کی صفائی کا اہتمام ہو،اُس دن خوشبو لگایا جائے ،صدقۂ فطر ادا کیا جائے ،اورنمازِ عید کے لیے چلتے ہوئے تکبیرات پڑھنے کا اہتمام کیا جائے ،پھر نمازِ عید کو تمام آداب کے ساتھ ادا کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بحمد اللہ تعالیٰ وبتوفیقہ ....ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم...وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین . امین یارب العلمین